بسم اللہ الرحمن الرحیم

نابالغ بچے سے چندہ جمع کروانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نابالغ بچے سے چندہ جمع کروانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

نابالغ کی اپنی رقم چندے میں نہیں دی جاسکتی البتہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے میں حکم شرعی یہ ہے کہ ایسا نابالغ بچہ جو سمجھ دار ہو یعنی اچھے برے کا اور بات چیت کا فہم رکھتا ہے اور قابل اطمینان ہو کہ پیسوں کی حفاظت اور چندہ کرنے کے شرعی احکام کی پاسداری کر سکے تو اس کے والدین کی اجازت کے ساتھ اس سے کسی کار خیر کے لیے چندہ جمع کروانا شرعاً جائز ہے لیکن ایک دوسرا پہلو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ بچوں سے چندہ کرواکرانہیں مدرسے اور دینی تعلیم سے باغی نہ کر دیا جائے، کیونکہ بہت سے بچے مدرسے سے اس لئے بھاگتے ہیں کہ یہ ہم سے چندہ منگواتے ہیں اور انہیں دیکھ کر دوسرے بچے مدرسہ میں داخلہ لینے سے بھاگتے ہیں۔ یہ نہایت اہم قابلِ توجہ پہلو ہے، اس پر ضرور نظر رکھی جائے۔

علامہ فقیہ محمد بن محمود اُستروشنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 632ھ/1234ء) لکھتے ہیں: "ولو أن الصبي...وهب ماله أو تصدق به...فهذه العقود كلها باطلة لا تتوقف وإن أجازها الصبي بعد البلوغ لا تجوز" ترجمہ: اگر نابالغ بچہ اپنے مال کو ہبہ کرے یا صدقہ کرے، تو یہ تمام عقود باطل ہیں، (ولی کی اجازت پر) موقوف نہیں ہوں گے اور اگر وہ بچہ بالغ ہونے کے بعد انہیں جائز قرار دے تو بھی یہ جائز نہیں ہوں گے۔ **(احکام الصغار، مسائل البیوع، صفحہ 182 ملتقطاً، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "معلموں کی عادت ہے کہ بچے جو اُن کے پاس پڑھنے یا کام سیکھنے آتے ہیں ان سے خدمت لیتے ہیں، یہ بات باپ دادا یا وصی کی اجازت سے جائز ہے، جہاں تک معروف ہے اور اس سے بچے کے ضرر کا اندیشہ نہیں۔" **(فتاوی رضویہ، جلد 2، صفحہ 527، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1421ھ/2000ء) لکھتے ہیں: "نابالغ بچوں سے ان کی طاقت کے مناسب کام لینے میں حرج نہیں، جبکہ باپ یا ولی کو اعتراض نہیں، جیسا کہ معروف ومعتاد ہے۔" **(فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد 5، صفحہ 58، جامعہ اشرفیہ مبارک پور)**

فتاوی بریلی شریف میں سوال ہوا کہ کچھ عالم دین ایک دینی مدرسہ چلاتے ہیں لیکن مدرسہ کے طلبا سے آٹا گھر گھر سے منگواتے ہیں، شریعت کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو جواباً مذکور ہے: "گاؤں بلکہ شہر میں بھی ایسا ماحول ہوتا ہے کہ لوگ آٹے کی چٹکی،

جسے مٹھیہ بھی کہتے ہیں، روزانہ اپنے گھر کے خرچ سے امدادِ مدرسہ کے لیے نکالتے ہیں جس کو طلبا لے آتے ہیں، وہ جائز و درست ہے، اور چھوٹے بچوں کو اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ گھر میں جاسکتے ہیں۔" **(فتاوی بریلی شریف، صفحہ 399-400، زاویہ پبلشرز، لاہور)**

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1151

تاریخ اجراء: 21 شوال المکرم 1447ھ/10 اپریل 2026ء